page. 1
17/06/21

M.A. Islamic Studies Sem. 1 paper 104
Topic. Sir Syed Ahmad Khan aur jadid Ilme Kalam
By. Mumtaz Alam.

سرسید احمد خان اور جدید علم کلام

DATE

برصغیر کے متکلمین میں علی گڑھ تحریک کے بانی سر سید احمد کا نام بڑا اہم ہے انہیں جدید علم کلام کا ہندوستان بانی مبانی سمجھا جاتا ہے انہوں نے اس خطہ میں جدید علم کلام کی بنیاد رکھی ہے ان کے بعض رفقاء نے بھی ان کلامی مباحث کی ان کی پیروی اور اتباع کیا ہے۔

سرسید نے جس زمانے میں علم کلام پر قلم اٹھایا اس زمانہ میں انگریز حکومت کے زیر اثر اور مشینریوں کی تبلیغ عیسائیت کی بنا پر یوروپی خیالات تیزی کے ساتھ پھیل رہے تھے اس لئے اس زمانے میں ایک جدید علم کلام کی ضرورت تھی جس کے ذریعے یا تو یوروپی علوم جدیدہ کے مسائل کو باطل ثابت کیا جائے یا اسلامی عقائد و افکار کو اس کے مطابق کر کے دکھایا جا سکے۔

سر سید احمد خان کا عقیدہ یہ تھا کہ مذہب کو علوم جدیدہ کی روح اور ان کے اصول سے ہم آہنگ ہونا چاہئے اس لحاظ سے ان کا نقطہ نظر برصغیر کے ان تمام متکلمین علماء کے افکار سے مختلف تھا جو اس میدان میں کام کر رہے تھے۔

سر سید نے مذہب پر ایک نئے زاویے سے نگاہ ڈال اور ان پر اس زمانے کے خارجی اثرات نے بھی اپنا کام کیا دینی عقائد و افکار کے بارے میں انہوں نے کئی کتابیں لکھیں مثلاً "رسالہ طعام اہل کتاب" "تبیین الکلام" (بائبل کی تفسیر) رسالہ ابطال غلامی، "خطبات احمدیہ" اور سب سے اہم "تفسیر القرآن" جس میں روایات سے بغاوت اپنی آخری حد تک پہنچ جاتی ہے

اس تفسیر میں سر سید احمد خان نے قرآن مجید کے تمام مندرجات کو عقل اور سائنس کے مطابق ثابت کرنے

سرسید احمد خان اور جدید علم کلام

DATE

کی کوشش کی ہے اور جہاں کہیں سائنس اور قرآن مجید کے درمیان اختلاف معلوم ہوتا ہے وہاں معتزلہ کے طریقے کے مطابق آیات الٰہی کی تاویل اور تشریح کر کے اس اختلاف کو دور کرنے کی سعی کیا ہے۔ اسی لئے سرسید احمد خان کو نو معتزلی بھی کہا جاتا ہے۔

انہوں نے معجزات، معراج نبوی، جہاد، سود، غلامی، تعدد ازدواج، قصہ آدم و ابلیس، حیات و وفات مسیح علیہ السلام، رویت باری تعالیٰ، فرشتہ اور جنات۔ ان تمام مسائل میں جمہور علما کی رائے سے اختلاف کیا ہے علماء کے درمیان اور مسلمانوں میں ان تمام مسائل کے متعلق جو عقیدہ و نظریہ پایا جاتا تھا انہوں ان سے ہٹ کر الگ نظریہ و عقیدہ قائم کیا ہے
حساب و کتاب، اخروی زندگی، میزان، جنت اور جہنم سے متعلق تمام ارشادات قرآنی کو بہ طریق تمثیل و مجاز و استعارہ قرار دیا ہے۔ مثلاً ان کے نزدیک جنات سے مراد چھپے ہوئے پہاڑی اور صحرائی لوگ ہیں، فرشتے کی خلقت سے انکار کرتے ہیں جنت و جہنم تخلیق ہو چکی ہے اس سلسلے میں بھی ان کی رائے الگ ہے۔

ان کے کلامی مباحث نے اگرچہ انہیں علم کلام کی تاریخ میں ایک نئے مبحث کا بانی بنا دیا ہے مگر مسلم سماج میں وہ متقدمین کی آراء سے اختلاف کی وجہ سے معتبر نہیں ہو سکے اور متکلمین نے انہیں نیا معتزلی قرار دیا۔